سوال

(32) مسجد میں نقش ونگار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مساجد میں نقش ونگار کرنا جائز ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کے مطابق جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ مساجد میں اس طرح کی میناکاری اور نقش ونگاری جونماز پڑھتے وقت نمازی کےلئے خلل اندازی کا باعث ہو، درست نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی زیب وزینت کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا، چنانچہ آپ نے ایک دفعہ منقش چادر میں نماز ادا کی تو بعد میں فرمایا: ''اسے واپس کردو کیونکہ اس کے نقش ونگار کی وجہ سے میری توجہ ہٹ جانے کا اندیشہ ہے۔'' [صحیح بخاری، الصلوۃ: ۳۷۴]

اس حدیث کے تحت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ہر وہ چیز جونمازی کےلئے دوران نماز توجہ ہٹانے کا باعث بنے مکروہ اورناپسندیدہ ہے، جیسا کہ نقش ونگار وغیرہ۔ [فتح الباری، ص: ۴۸۳ج ۱]

مساجد کی زیب وزینت اور نقش ونگاری کی مذمت کے متعلق کئی ایک احادیث میں صراحت کے ساتھ اسے علامات قیامت قرار دیتے ہوئے اس سے آپ نے منع فرمایا ہے، خاص طور پر جب ایسی چیزیں فخر ومباہات کا ذریعہ بن جائیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے: ''مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ مساجد کو چونا گچ کروں یا انہیں نقش ونگار سے آراستہ کروں۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''تم اپنی مساجد کو یہود ونصاریٰ کی طرح خوب میناکاری سے آراستہ کروگے۔'' [صحیح ابن حبان: ۴/۷۰]

ایک اورحدیث میں ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت ضرور آئے گا کہ ''وہ اپنی مساجد کو فخر ومباہات کا ذریعہ بنائیں گے، نماز اور رشد وہدایت کے سامان سے اس کی تعمیر نہیں کریں گے۔'' [صحیح بخاری تعلیقاً]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ ''جوقوم بدعملی کا شکار ہوتی ہے وہ مساجد کو نقش ونگاری اور بیل بوٹوں سے مزین کرنا شروع کردیتی ہے۔'' [ابن ماجہ: کتاب المساجد]

یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے، تاہم تائید کےلئے اسے پیش کیا جاسکتا ہے۔ مسجد کو مضبوط اور خوبصورت توضرور ہونا چاہیے لیکن نقش ونگار اورمیناکاری سے دور رکھنا چاہیے

۔خاص طورپر محراب والی دیوارپر بیل بوٹے یا شیشہ لگانا جس سے نمازی کی توجہ دوسری طرف لگ جائے سخت معیوب ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:78